غنیۃ الطالبین
اور سنّی مخالفین
کیا غوث پاک
اہل حدیث تھے
کیا اہل حدیث خود
غنیۃ الطالبین پر عمل
کرتے ہے
محمد شعیب رضا عطاری
غنیۃ الطالبین
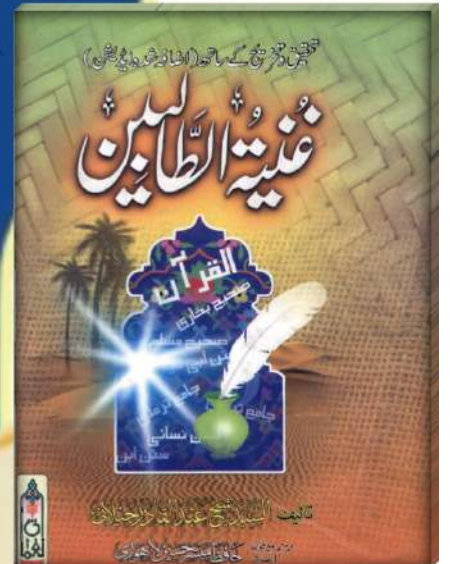
غنیۃ الطالبین میں الحاق ہو چکا

امام علی بن حجر الہیتمی
شافعی رحمۃ اللہ علیہ

خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام اولیاء سردار اسلام والمسلمین حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غنیہ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کرکے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا، حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی علیہ اس سے بری ہیں

۔ (الفتاوی الحدیثیۃ ص ۵۷۲)

گا؟۔پس ان ملحدوں نے کیسے حدود سے تجاوز کیا۔اور شریعت وحقیقت کی باڑ اور حفاظتی دیوار کو توڑ ڈالا ہے۔اور اس کے باوجود ان کا خیال ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔حالانکہ وہ ایسے نہیں ہیں جیسا کہ ان کا خیال ہے بلکہ وہ بہت بڑی گمراہی اور بہت زیادہ قباحت اور بہت بڑی ہلاکت و بہت بڑے گھاٹے انتہائے جھوٹ اور بہتان میں مبتلا ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی اتباع کرنے والوں کو ذلیل فرمائے اور روئے زمین کو اس قسم کے لوگوں سے پاک فرمائے۔

حضرت غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی تصنیف غنیۃ الطالبین میں بعض معاندین نے جعل سازی اور خفیہ سازش سے چیزیں داخل کیں

امام العارفین قطب الاسلام والمسلمین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین میں مذکورہ مسئلے سے متعلق جو کچھ واقع ہے اس سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ وہ ان کی کتاب میں بعض فریب کار اور جعل ساز لوگوں نے جعل سازی اور خفیہ سازش کے تحت داخل کی ہیں۔اللہ تعالیٰ عن قریب ان سے انتقام لے گا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دامن اس سے پاک ہے۔اس طرح کا غیر معتبر مسئلہ آپ کے ہاں کیسے مروج ہوسکتا ہے؟آپ کتاب وسنت اور شافعیہ اور حنابلہ کی فقہ کی شدت سے پیروی کرنے والے تھے۔حتیٰ کہ آپ مذکورہ دونوں مذہبوں پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔اس تصلب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معارف اور خوارق وکرامات ظاہرہ وباطنہ سے نوازا تھا۔اور آپ کے وہ احوال جن کا ظہور آپ سے ہوا اور جن کو آپ سے تواتر کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔(یہ سب چیزیں اس بات کی دلیل ہیں یہ مسئلہ آپ کی کتاب میں جعل سازی سے داخل کیا گیا ہے۔)

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت

آپ کی ان کرامات میں سے ایک کرامت وہ ہے جسے امام یافعی رحمہ اللہ نے منقول کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں اس کرامت کا ہمیں صحیح متصل سند کے ساتھ علم ہوا ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مرغی کا گوشت تناول فرمایا اور اس کی ہڈیاں سامنے تھیں آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس مرغی کو زندہ فرمانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور مرغی کو زندہ فرمایا۔اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر آپ کے سامنے اسی طرح چلنے لگی جس طرح ذبح کرنے سے پہلے تھی۔پس اللہ تعالیٰ نے جن پر اس قسم کی کرامات باہرہ کا احسان فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ تصور یا وہم کیسے ہوسکتا ہے وہ ان قبائح کے قائل ہوں گے جن کی مثل کا صدور سوائے یہودیوں یا ان کی مثل ان لوگوں کے نہیں ہوسکتا جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں جہالت مستحکم ہو چکی ہے اور وہ لوگ
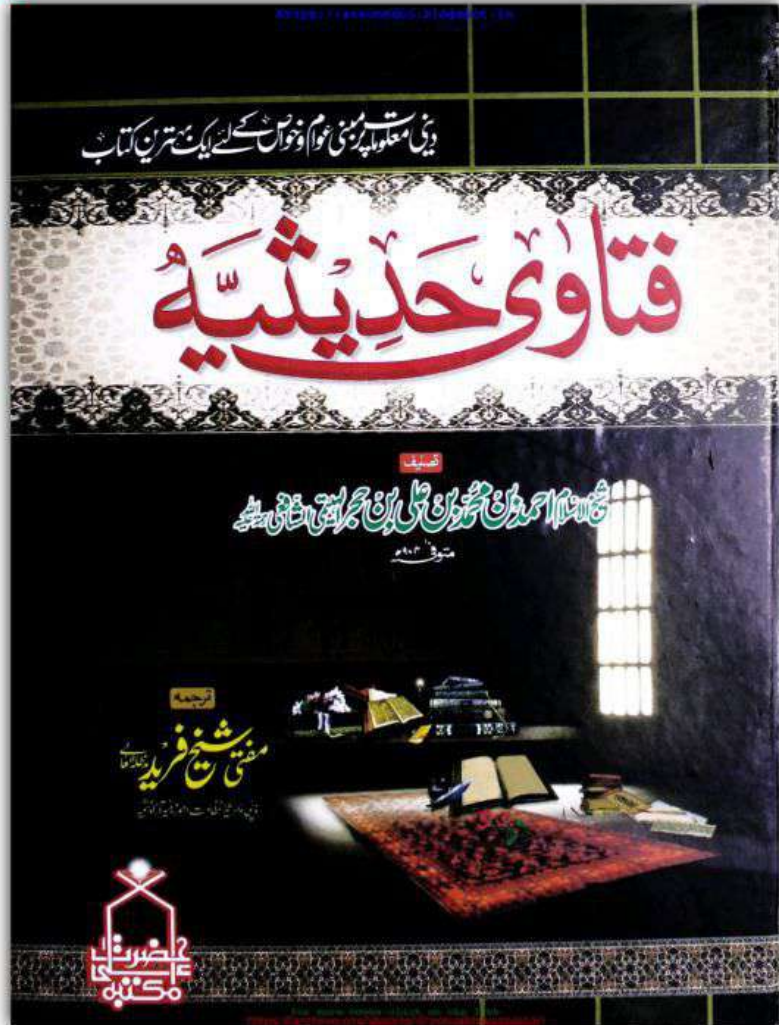
غنیۃ الطالبین میں الحاق ہو چکا ہے : فرقہ اہل حدیث

فرقہ اہل حدیث کے عالم اور مصنف حکیم فیض عالم صاحب لکھتے ہیں اس کتاب میں یارانِ طریقت نے تصوف کے باب سے ایسی پیوندکاری کی ہے جسکا جواب نہیں چند زمین تر افراد نے تقیہ کی آڑ میں پیر جیلانی کی مریدی کا بھروپ بھر کر آپ کی اس تصنیف میں تصوف کا باب بڑھا کر آپ کی تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی اور اس میں جس حد تک کامیاب رہے (یعنی نجدی بھی یہ مانتا ہے کہ کتاب غنیۃ الطالبین اپنی اصل حالت میں نہیں ہے)
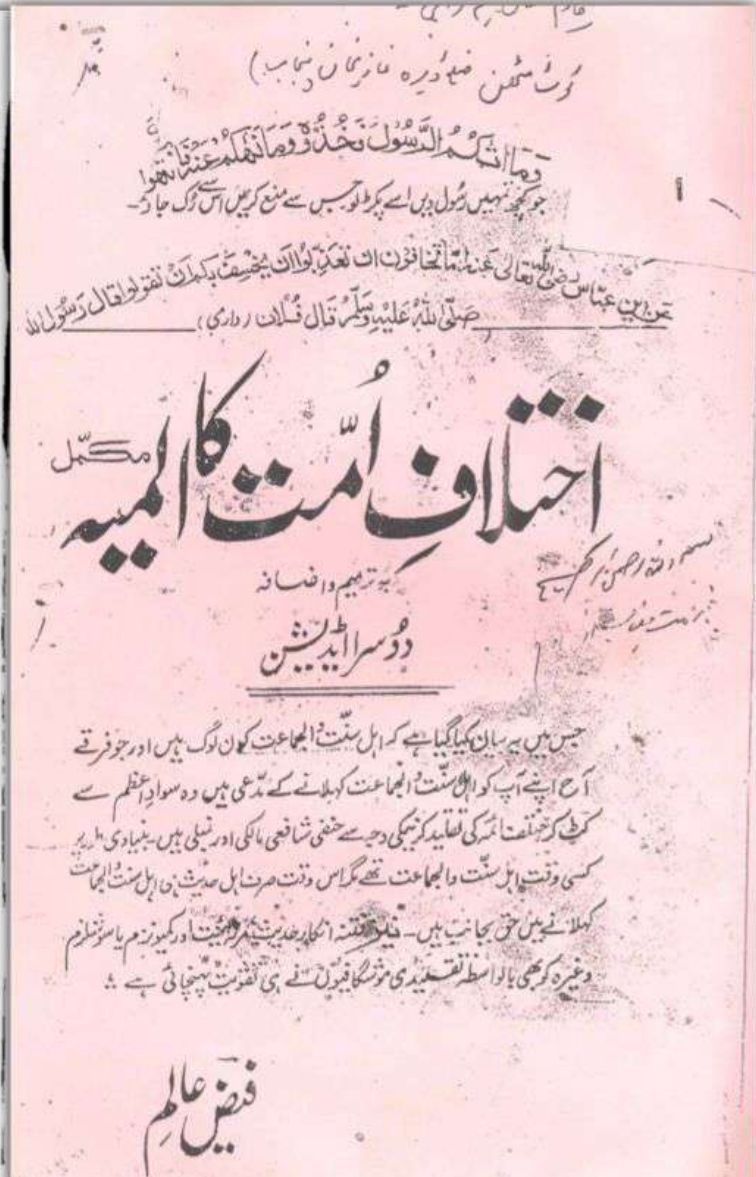
قلم برداشتہ دینی حقائق قلم بند کیے جا رہا ہے۔ تمام کتاب اول سے آخر تک پڑھ جائیے آپ کو کہیں اور کسی جگہ اس قسم کے خرافات سے کوئی چیز نہیں ملے گی۔ جو آج کل کے قادری سلسلہ کے پیروؤں میں موجود ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے نزدیک ندائے لغیر اللہ شرک ہے۔ مگر آج کل ان کے نام کی تسبیحیں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ مغلیہ دور کے شیعوں کے یا علی اور یا حسین کا چربہ ہے۔ ندائے لغیر اللہ کی ابتدا ان لوگوں سے ہوئی اور ان سے سنیوں کے قادریوں اور نقشبندیوں نے سیکھی۔ مغلیہ عہد میں سلسلہ قادریہ کے بڑے بڑے بزرگوں کے نام تاریخ کی صفحات پر ملتے ہیں۔

تاریخی طور پر سب سے پہلے سید عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف غنیۃ الطالبین میں شیعوں کا ذکر کیا ہے۔ غنیۃ الطالبین حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ مگر اس کتاب میں بھی یارانِ طریقت نے "تصوف کے باب" کے عنوان سے ایسی پیوندکاری کی ہے جس کا جواب نہیں۔ ایک معمولی سی دینی سوجھ بوجھ رکھنے والا اور معمولی سی علمی مہارت رکھنے والا آدمی بیک نظر اس بات کا اندازہ لگا لیتا ہے کہ اصل غنیۃ الطالبین کا مصنف کوئی پرہیزگار متبع سنت زاہد اور عالم شخص ہے۔ اور اس تصوف کے باب کا مصنف کوئی کودن طبع حواس باختہ ذہنی آوارگی کا مریض اور کم علم آدمی ہے۔ فقروں کی بندش الفاظ کی نشست اور مفہوم کی ادائیگی میں بیّن فرق کے علاوہ نفس مضمون میں ہزاروں فرسنگ کا فرق ہے۔ کہاں کتاب و سنت کی شمیم آمیز معطر اور نکہت بار خوشبوؤں کی مہک اور کہاں پراگندہ ذہنی کے سنڈاس سے اٹھنے والے بدبو کے بھبکے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پیر جیلانی نے جس قدر شیعوں کے تعارف پر ایک طویل باب لکھ کر آنے والی نسلوں پر ایک احسان عظیم کیا۔ اسی قدر شیعوں کے چند زمین تر افراد نے تقیہ کی آڑ میں پیر جیلانی کی مریدی کا بھروپ بھر کر آپ کی اس تصنیف میں تصوف کا باب بڑھا کر آپ کی تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی اور اس میں جس حد تک کامیاب رہے۔ اس کا زندہ ثبوت یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیئاً للہ! کا مشرکانہ ورد موجود ہے۔ شیعوں کے تولا کی جیتی جاگتی تصویر دل

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا
جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے پکڑ لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما تخافون ان تعذبوا او ان یخسف بکم ان تقولوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلان (دارمی)

اختلافِ اُمت کا المیہ

مکمل

بہ ترمیم و اضافہ

دوسرا ایڈیشن

جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اہل سنت و الجماعت کون لوگ ہیں اور جو فرقے آج اپنے آپ کو اہل سنت و الجماعت کہلانے کے مدعی ہیں وہ سوادِ اعظم سے کٹ کر مختلف ائمہ کی تقلید کرنے کی وجہ سے حنفی شافعی مالکی اور حنبلی ہیں۔ بنیادی طور پر کسی وقت اہل سنت و الجماعت تھے مگر اس وقت صرف اہل حدیث ہی اہل سنت و الجماعت کہلانے میں حق بجانب ہیں۔ نیز فتنہ انکار حدیث، مرزائیت اور کمیونزم یا سوشلزم وغیرہ کو بھی بالواسطہ تقلیدی موشگافیوں نے ہی تقویت پہنچائی ہے۔

فیض عالم

غنیۃ الطالبین حافظ زبیر علی زئی کی نظر میں

وہابیون کے محدّث العصر زبیر علی زئی لکھتے ہیں : کتاب غنیۃ الطالبین کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے اور میرے علم میں اس کتاب کی کوئی صحیح سند نہیں ہے اور اس کتاب میں ضعیف اور موضوع روایات بھی ہیں

ماہنامہ الحدیث دسمبر 2007 ص 7،8

غنیۃ الطالبین اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ

سوال: کیا "غنیۃ الطالبین" نامی کتاب شیخ عبدالقادر جیلانی سے ثابت شدہ ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانی کا محدثین اور ائمۂ جرح وتعدیل کے نزدیک کیا مقام ہے؟

[محمد وقاص زبیر، راولپنڈی]

الجواب: غنیۃ الطالبین کتاب کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے لیکن حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) اور ابن رجب الحنبلی (متوفی ۷۹۵ھ) دونوں اسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب قرار دیتے ہیں (دیکھئے کتاب العلو للعلی الغفار للذہبی ص ۱۹۳، الذیل علی طبقات الحنابلۃ لابن رجب ۲۹۶/۱) اور یہی راجح ہے۔

تنبیہ: مروجہ غنیۃ الطالبین کے نسخے کی صحیح ومتصل سند میرے علم میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا علمائے حدیث وائمۂ اسلام کے نزدیک بہت بڑا مقام ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا: "الشیخ الإمام العالم الزاهد العارف القدوة ، شیخ الإسلام ، علم الأولیاء ......" (سیر اعلام النبلاء ۴۳۹/۲۰)

ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد ابن قدامہ المقدسی الجماعیلی الصالحی الحنبلی صاحب المغنی (متوفی ۶۲۰ھ) نے فرمایا: " أخبرنا شیخ الإسلام عبدالقادر بن أبي صالح الجیلی "

(سیر اعلام النبلاء ۴۴۰/۲۰ وسندہ صحیح)

حافظ ذہبی نے حافظ ابن السمعانی (متوفی ۵۶۲ھ) سے نقل کیا کہ انھوں نے اپنے استاذ شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں فرمایا: " فقیه صالح دیّن خیّر "

(سیر اعلام النبلاء ۴۴۰/۲۰ وتاریخ الاسلام ۸۹/۳۹)

تنبیہ: یہ عبارت الانساب للسمعانی کے پانچ جلدوں والے مطبوعہ نسخے سے گر گئی ہے۔ واللہ اعلم

حافظ ابن النجار نے اپنی تاریخ میں شیخ عبدالقادر کے بارے میں کہا:

" وأوقع له القبول العظیم...... وأظهر الله الحکمة علی لسانه "

اور آپ کو قبولِ عظیم حاصل ہوا...... اور اللہ نے آپ کی زبان پر حکمت جاری فرمائی۔

(تاریخ الاسلام للذہبی ۹۲/۳۹ وفیات ۵۶۱ھ)

حافظ ابن الجوزی نے اپنی مشہور کتاب المنتظم میں ان کا ذکر کیا لیکن شدید مخالفت کے باوجود آپ پر کوئی جرح نہیں کی۔ دیکھئے تاریخ الاسلام (۱۸۹/۳۹) المنتظم (۲۱۹/۱۸ ت ۴۲۵۹)

علمائے حدیث کی ان گواہیوں اور دیگر اقوال سے معلوم ہوا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ثقہ وصدوق اور نیک آدمی تھے لیکن ان کی اس کتاب میں ضعیف اور موضوع روایات بھی موجود ہیں۔ [۱۰/ رمضان ۱۴۲۸ھ]

نضر الله امرأ سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه

43

ماہنامہ الحدیث

حافظ زبیر علی زئی

اللہ اور اس کے رسول کو ایذا...!

امام بخاری تدلیس سے بری تھے

عدت کے احکام

سنت نبویہ میں بسم اللہ کا مقام و مرتبہ

سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے محبت

مکتبۃ الحدیث

حضرو اٹک - پاکستان

غنیۃ الطالبین حنبلی مذہب کی انسائیکلوپیڈیا ہے

فرقہ اہل حدیث کے عالم اور مصنف حکیم فیض عالم صاحب لکھتے تاریخی طور پر سب سے پہلے سید عبد القادر جیلانی حنبلی نے اپنی شہرہ آفاقی تصنیف غنیۃ الطالبین میں شیعوں کا ذکر کیا ہے۔ غنیتہ الطالبین حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے

اختلافِ اُمت کا المیہ صفحہ ۳۳۱

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے پکڑ لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما تخافون ان تعذبوا او یخسف بکم ان تقولوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلان (دارمی)

اختلافِ اُمت کا المیہ

مکمل

بہ ترمیم و اضافہ

دوسرا ایڈیشن

جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اہل سنت و الجماعت کون لوگ ہیں اور جو فرقے آج اپنے آپ کو اہل سنت و الجماعت کہلانے کے مدعی ہیں وہ سوادِ اعظم سے کٹ کر مختلف ائمہ کی تقلید کرنے کی وجہ سے حنفی شافعی مالکی اور حنبلی ہیں۔ بنیادی طور پر کسی وقت اہل سنت والجماعت تھے مگر اس وقت صرف اہل حدیث ہی اہل سنت الجماعت کہلانے میں حق بجانب ہیں۔ نیز فتنہ انکار حدیث مرزائیت اور کمیونزم یا سوشلزم وغیرہ کو بھی بالواسطہ تقلیدی موشگافیوں نے ہی تقویت پہنچائی ہے۔

فیض عالم

تم برداشتہ دینی حقائق تلم جہد کیے جار ہا ہے۔ تمام کتاب اول سے آخر تک پڑھ جائیے آپ کو کہیں اور کسی جگہ اس قسم کے خرافات سے کوئی چیز نہیں ملے گی۔ جو آج کل کے قادری سلسلہ کے پیروؤں میں موجود ہیں۔ حضرت شیخ عبد القادرؒ کے نزدیک ندائے لغیر اللہ شرک ہے۔ مگر آج کل ان کے نام کی تسبیحیں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ مغلیہ دور کے شیعوں کے یا علی اور یا حسین کا چربہ ہے۔ ندائے لغیر اللہ کی ابتدا ان لوگوں سے ہوئی اور ان سے سنیوں کے قادریوں اور نقشبندیوں نے سیکھی۔ مغلیہ عہد میں سلسلہ قادریہ کے بڑے بڑے بزرگوں کے نام تاریخ کی صفحات پر ملتے ہیں۔

تاریخی طور پر سب سے پہلے سید عبد القادر جیلانیؒ حنبلی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف غنیۃ الطالبین میں شیعوں کا ذکر کیا ہے۔ غنیتہ الطالبین حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔ مگر اس کتاب میں بھی یاران طریقت نے "تصوف کے باب" کے عنوان سے ایسی پیوند کاری کی ہے جس کا جواب نہیں۔ ایک معمولی سی دینی سوجھ بوجھ رکھنے والا اور معمولی سی علمی مہارت رکھنے والا آدمی بیک نظر اس بات کا اندازہ لگا لیتا ہے کہ اصل غنیتہ الطالبین کا مصنف کوئی پرہیزگار متبع سنت زاہد اور عالم شخص ہے۔ اور اس تصوف کے باب کا مصنف کوئی کودن طبع حواس باختہ ذہنی آوارگی کا مریض اور کم علم آدمی ہے۔ فقروں کی بندش الفاظ کی نشست اور مفہوم کی ادائیگی میں بیّن فرق کے علاوہ نفسِ مضمون میں ہزاروں فرسنگ کا فرق ہے۔ کہاں کتاب و سنت کی شمیم آمیز معطر اور نکہت بار خوشبوؤں کی مہک اور کہاں یہ آگندہ ذہنی کے سنڈاس سے اٹھنے والے بدبو کے بھبکے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پیر جیلانی نے جس قدر شیعوں کے تعارف پر ایک طویل باب لکھ کر آنے والی نسلوں پر ایک احسان عظیم کیا۔ اسی قدر شیعوں کے چند زہین تر افراد نے تقیہ کی آڑ میں پیر جیلانی کی مریدی کا بھروپ بھر کر آپ کی اس تصنیف میں تصوف کا باب بڑھا کر آپ کی تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی اور اس میں جس حد تک کامیاب رہے۔ اس کا زندہ ثبوت یا شیخ عبد القادر جیلانیؒ شیئاً للہ! کا مشرکانہ ورد موجود ہے۔ شیعوں کے تولا کی جیتی جاگتی تصویر دل

شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ حنبلی المسلک تھے

آپ کے بارے میں اہل علم نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آپ فقہی مسائل میں حنبلی المسلک تھے۔۔۔مذکورہ اقتباسات سے آپ کا صبلی المسلک ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔

غنیۃ الطالبین صفحہ 26،27 مترجم حافظ مبشر حسین لاہوری فرقہ اہل حدیث

''تم سے تمہارے اعمال ا...

کے بغیر مقبول نہیں اور کوئی ع...

خلاصۂ بحث اور شیخ الاسلام ا...

مندرجہ اقتباسات کے سر...

تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے ک...

مرجیہ وقدریہ، جہمیہ، کرامیہ اور معـ...

جسے فرقہ ناجیہ کہا جاسکتا ہے اور ا...

دیگر لوگوں کو بھی انہی کی طریق پر...

تھے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی ملحوظ...

کے حوالہ سے ایک سند کی حیثیت...

استشہاداً جابجا نقل کیا ہے مثلاً دیکھیے...

اگر شیخ جیلانی کے عقائد ونظر...

ہم دیکھتے ہیں کہ ابن تیمیہؒ نے شیخ...
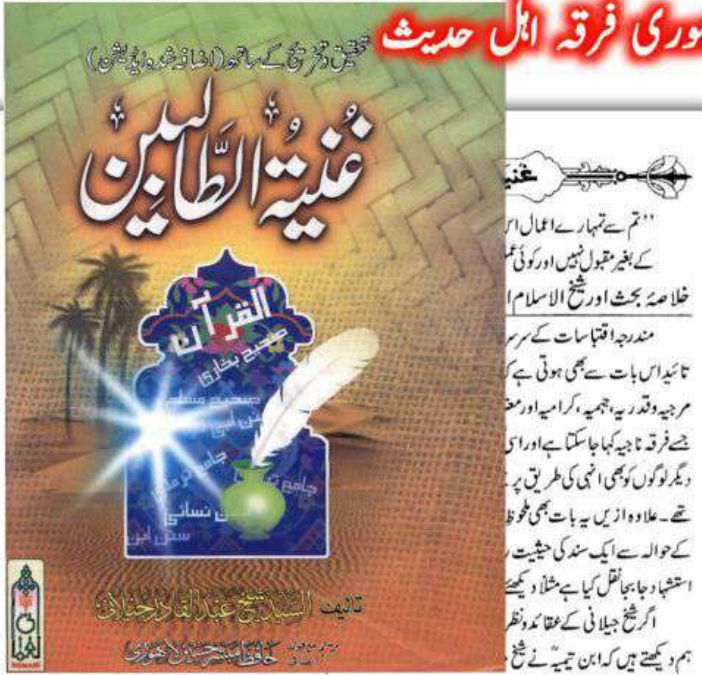
فرمایا ہے۔ (دیکھیے مجموع الفتاویٰ: ج۱۱رص۲۰۲، ج۵رص۸۵)

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ شیخ جیلانیؒ کی کتابوں کے تتبع سے ان کے بعض تفردات بھی ملتے ہیں جن پر آئندہ سطور میں 'شیخ کے بعض تفردات' کے ضمن میں تبصرہ کیا جائے گا۔

فقہی مسلک:

آپ کے بارے میں اہل علم نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آپ فقہی مسائل میں حنبلی المسلک تھے۔ جیسا کہ حافظ ذہبیؒ نے (سیر أعلام النبلاء: ۲۰ر۴۳۹) اور عبدالحی بن عماد حنبلی نے (شذرات الذهب: ۴ر۱۹۹) اور محمد بن شاکر کتبی نے (فوات الوفیات: ۲ر۲۹۵) میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے:

"وينبغي للإمام أن لا يدخل طاق القبلة فيمنع من وراءه رؤيته بل يخرج منه قليلا وعن إمامنا احمد رحمه الله رواية أخرى: أنه يستحب قيامه فيه" (الغنية: ج۲،ص۲۰۰)

''امام کے لیے جائز نہیں کہ وہ بالکل محراب کے اندر اس طرح گھس کر کھڑا ہو کہ مقتدیوں کی نظر ہی سے اوجھل ہو جائے بلکہ اسے چاہیے کہ محراب سے قدرے باہر ہو کر کھڑا ہو اور ہمارے امام احمد بن حنبل سے اس مسئلہ میں ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا مستحب ہے۔''

"وروى امامنا أبو عبد الله أحمد رحمه الله في رسالة له باسناده عن أبي موسىٰ الأشعري......" (ایضاً، ص۲۰۳)

''ہمارے امام ابوعبداللہ احمد بن حنبلؒ نے اپنے ایک رسالہ میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے......''

"قال الإمام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني رحمه الله وأماتنا على مذهبه أصلا وفرعا وحشرنا في زمرته ......" (ایضاً)

''امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانیؒ نے فرمایا...... اللہ تعالیٰ ہمیں عقائد وفروعی مسائل میں انہی کے مذہب پر موت دے اور روزِ محشر انہی کے گروہ میں ہمیں اُٹھائے......''

امام شعرانی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ شیخ، امام احمدؒ اور امام شافعیؒ دونوں ہی سے متاثر تھے اور ان دونوں اماموں کے مسلک پر فتویٰ دیتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ: ۱۰۹) مگر مذکورہ اقتباسات سے آپ کا حنبلی المسلک ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ نیز یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ شیخ بھی بعض متعصبین کی طرح اپنے امام کے اندھے مقلد تھے بلکہ آپ کی تقلید کا دائرہ صرف وہاں تک تھا کہ جہاں تک قولِ امام شرعی نصوص سے متعارض نہ ہوتا جب کہ ایسے تعارض کی صورت میں آپ حدیث نبوی ہی کو ترجیح و فوقیت دینے کے قائل تھے۔ جیسا کہ موصوف غنیۃ الطالبین میں رقمطراز ہیں کہ

"ولا ينظر إلى أحوال الصالحين (وأفعالهم) بل إلى ما روى عن الرسولا والاعتماد عليه حتى يدخل العبد في حالة ينفرد بها عن غيره" (ج۲رص۱۳۹)

''صالحین (علماء ومشائخ) کے افعال واعمال (اور اقوال) کو پیش نظر نہ رکھا جائے بلکہ اس چیز کو پیش نظر رکھا جائے جو آنحضرتؐ سے مروی ہے اور اسی مروی (حدیث) پر اعتماد کیا جائے خواہ اس طرح کرنے سے کوئی شخص دوسرے لوگوں سے ممتاز ومنفرد ہی کیوں نہ ہو جائے۔''

(پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اندریں صورت اس کی انفرادیت حدیث مصطفیٰ کی وجہ سے ہے نا کہ خواہش پرستی کی بنا پر!)

شیخ جیلانیؒ اور زہد وتصوف:

تصوف کے حوالے سے یہ بات واضح رہے کہ حلول، وحدت الوجود اور وحدت الشہود وغیرہ کے وہ نظریات جو متاخر صوفیا (مثلاً ابن عربی ۶۳۸ھ، عبدالکریم جیلی ۸۱۱ھ، وغیرہ) کے ہاں پائے جاتے ہیں، متقدمین کے ہاں ماسوائے منصور حلاج (۳۰۹ھ) کے، ان کا واضح سراغ نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ متقدم صوفیا کے مستند حالات اور ان کی تصنیفات سے ان کے صحیح العقیدہ ہونے کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ (دیکھیے: تاریخ تصوف از یوسف سلیم چشتی: ص۱۴۳ تا ۵۲۰) البتہ تزکیہ نفس کے سلسلہ میں انہی متقدمین کے ہاں بعض خلاف شرع اُمور بھی پائے جاتے ہیں (مثلاً دیکھیے: شریعت وطریقت از عبدالرحمٰن کیلانی: ص۱۵۶، ۲۱۸، ۲۲۱، ۲۲۸، ۲۶۳ تا ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۹۶، ۳۹۸، ۵۰۰ وغیرہ) البتہ ان خلاف شرع امور کا تعلق عقائد وایمانیات کی بجائے

شیخ عبد القادر جیلانی حنبلی المذہب تھے غنیۃ الطالبین

شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ دعا مانگتے ہیں کہ

حق سبحانہ و تعالٰی مجھے از روئے اعتقاد و عمل امام احمد کے مذہب پر مارے اور اسی پر حشر کرے

غنیۃ الطالبین
صفحہ 871

الامام فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم
ولا الضالين فقولوا آمين يستجيب الله تعالى لكم واذا كبر فكبروا
واذا رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده فارفعوا رؤسكم وقولوا
اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم واذا كبر وسجد فكبروا واسجدوا
واذا رفع رأسه وكبر فارفعوا رؤسكم وكبروا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فتلك بتلك واذا كان في القعدة فليكن من قول احدكم التحيات
لله والصلوات والطيبات حتى تفرغوا من التشهد قال الامام ابو عبد الله
احمد بن محمد بن حنبل الشيباني اماتنا على مذهبه اصلا وفرعا
وحشرنا في زمرته قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر فكبروا ان تنتظروا الامام
حتى يكبر ويفرغ من تكبيره وينقطع صوته ثم تكبرون بعده و
الناس يغلطون في هذه الاحاديث ويجهلونها مع ما عليه عامتهم
من الاستخفاف بالصلوة والاستهانة بها فتارة يأخذ الامام في
التكبير فيأخذون معه في التكبير وهذا خطأ لا ينبغي لهم ان يأخذوا في
التكبير حتى يكبر الامام ويفرغ من تكبيره وينقطع صوته وهكذا
قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا كبر الامام فكبروا والامام لا يكون مكبرا حتى

سرکار غوث پاک اور شانِ امامِ اعظم

پیرانِ پیر روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی آنے پر کچھ یوں یاد فرماتے ہیں

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

غنیۃ الطالبین جلد ۲ صفحہ ۸۵ ص ۱۸۸

وكان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه يكبّر من صلاة الغداة يوم عرفة إلى صلاة العصر من يوم النحر، وهو مذهب الإمام الأعظم أبی حنيفة النعمان رحمه الله تعالى.

وكان ابن عباس [illegible] يكبّرون [illegible] النحر إلى صلاة العصر من آخر أيام التشريق، وهو قول عطاء رحمه الله.

والأظهر من مذهب الشافعی رحمه الله أن يبدأ بالتكبير من صلاة الظهر يوم النحر إلى صلاة الفجر من آخر أيام التشريق اقتداء بالحاج، وهو مذهب الإمام مالك، وللشافعی قول ثالث: أوله من صلاة المغرب ليلة النحر إلى صلاة الصبح من آخر أيام التشريق.

وأما لفظ التكبير، فكان ابن مسعود رضی الله عنه يكبّر اثني[...] إله إلا الله، والله أكبر الله أكبر ولله الحمد، وهو مذهب إما[...] رحمهما الله وأهل العراق.

وعن مالك رحمه الله تعالى أنه كان يقول: الله أكبر الله أكبر [...] أكبر لا إله إلا الله.

وكان سعيد بن جبير والحسن رحمهما الله تعالى يقولان: الل[...] ثلاثًا نسقًا ثم يسوق التكبير إلى آخره على ما ذكرنا أولاً وهو مذ[...] وأهل المدينة.

وعن قتادة رحمه الله أنه كان يقول: الله أكبر كبيرًا، الله أ[...] أكبر ولله الحمد.

وروى أبو هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: «أي[...] وذكر الله تعالى»(١).

وعن جعفر بن محمد رحمه الله أنه قال: «إن رسول الله ﷺ [...] أيام التشريق. إنها أيام أكل وشرب وبعال»(٢).

(فصل) وإن كان محرمًا فمن صلاة الظهر يوم النحر إلى آخر [...] أحمد رحمه الله تعالى، وكذلك فی الصحيح عنه لا يكبّر إ[...]

(١) البيهقی (١٧١٩)، والصحيحة ٣/ ٢٧٧

(٢) مسلم فی الصيام: حديث (١٤٤)، والنسائی فی: الإيمان ب (٧)،

قتله لا خلاف فی مذهبه، وأما إن تركها تهاونًا وكسلاً مع اعتقاد وجوبها ودعی ليفعلها، فإن لم يفعلها حتى تضايق الوقت الذی يليها كفر وقتل بالسيف لكفره، وبعد أن يستتاب ثلاثة أيام كالمرتد فی الحالتين، ويكون ماله فيأ يوضع فی بيت مال المسلمين، ولا يصلى عليه ولا يدفن فی مقابر المسلمين، وعنه: لا يجب قتله فی التهاون حتى يترك ثلاث صلوات ويتضايق وقت الرابعة، ويقتل حدًا كالزانی المحصن، وحكمه حكم أموات المسلمين يرث ماله ورثته من المسلمين.

وقال الإمام أبو حنيفة رحمه الله: لا يقتل ولكن يحبس حتى يصلی فيتوب أو يموت فی الحبس.

[...]حمه الله: يقتل بالسيف حدًا ولا يكفر، والدليل على كفره ما [...] والأخبار.

[...]ن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: إن رسول الله ﷺ [...] الكفر والشرك إلا ترك الصلاة»(١).

[...]زيد عن أبيه رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: «بيننا [...]ركها فقد كفر»(٢).

[...]حمد عن أبيه رضی الله عنه قال: «إن رسول الله ﷺ أبصر [...]، فقال: لو مات هذا مات على غير دين محمد ﷺ»(٣).

[...] أبی سعيد الخدری، رضی الله عنه، قال: قال رسول الله [...]ه متعمدًا كتب اسمه على باب النار فيمن يدخلها»(٤).

[...]ی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: «ألا من نام عن صلاة [...]لائكة: لا نامت عيناك ولا قرتا، حبسك الله بين الجنة والنار

[...]مع ٢/ ١٢١، وعزاه إليه فی «الكبير» و «الأوسط»، وقال: رجاله

الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل
(في الأخلاق والتصوف والآداب الإسلامية)

تأليف
الشيخ عبد القادر بن أبي صالح الجيلاني

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

وہابیوں کے تابوت میں آخری کیل

پیرانِ پیر تقلید کے احکام بیان فرماتے ہوئے

اور ہر وہ چیز کہ جس میں فقہا کرام کا اختلاف تھا اور اس میں اجتہاد کو عمل دخل تھا، جیسے نبیذ پینا، عامی شخص کو جو امام ابو حنیفۃ علیہ الرحمہ کا مقلد ہو، اور عورت کا نکاح کرنا بغیر ولی کے جیسا کہ ان کے مذہب میں مروج ہے، تو اسکے لیے جو امام احمد یا امام شافعی رحمھما اللہ (تعالی علیھما) کے مذہب پر ہے، جائز نہیں کہ وہ ان مسائل کا انکار کرے۔

غنية الطالبين ص ١١٦

أحدهما: ظاهر يعرفه العوام والخواص، وهو كوجوب الصلوات الخمس، وصوم رمضان والزكاة والحج وغير ذلك، ومن المنكر: كتحريم الزنا وشرب الخمر والسرقة وقطع الطريق والربا والغصب وغير ذلك، فهذا القسم يجب إنكاره على العوام، كما يجب على الخواص من العلماء.

والقسم الثانى: ما لا يعرفه إلا الخواص، مثل: اعتقاد ما يجوز على البارى تعالى وما لا يجوز عليه.

فهذا يختص إنكاره بالعلماء، فإن أخبر أحد من العلماء بذلك واحداً من العوام جاز له ذلك.

ووجب على العامى الإنكار عند القدرة على ما بينا، ولا يجوز قبل ذلك.

وأما إذا كان الشيء مما اختلف الفقهاء فيه وساغ فيه الاجتهاد، كشرب عامى النبيذ مقلداً لأبى حنيفة رحمه الله، وتزوج امرأة بلا ولى على ما عرف من مذهبه، لم يكن لأحد ممن هو على مذهب الإمام أحمد والشافعى رحمهما الله الإنكار عليه لأن الإمام أحمد قال فى رواية المرزوى: لا ينبغى للفقيه أن يحمل الناس على مذهبه ولا يشدد عليهم، وإذا ثبت هذا فالإنكار إنما يتعين فى خرق الإجماع دون المختلف فيه.

وقد نقل عن الإمام أحمد رحمه الله ما يدل على جواز الإنكار فى المختلف فيه وهو ما قال فى رواية الميمونى فى الرجل يمر بالقوم وهو يلعبون بالشطرنج ينهاهم ويعظهم، ومعلوم أن هذا جائز عند أصحاب الشافعى رحمهم الله.

(فصل) وينبغى لكل مؤمن أن يعمل بهذه الآداب فى سائر أحواله، ولا يترك العمل بها.

وقد روى عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه قال: «تأدبوا ثم تعلموا».

وقال أبو عبد الله البلخى رحمه الله: «أدب العلم أكثر من العلم».

وقال عبد الله بن المبارك رحمه الله: «إذا وصف لى رجل له علم الأولين والآخرين ولا أدب له لا أتأسف على فوت لقائه، وإذا سمعت برجل له أدب النفس أتمنى لقاءه وأتأسف على فواته».

ويقال مثل الإيمان كمثل بلدة لها خمسة من الحصون، الأول من ذهب، والثانى من

الغُنية

لطالبي طريق الحق عز وجل

(في الأخلاق والتصوف والآداب الإسلامية)

تأليف

الشيخ عبد القادر بن أبي صالح الجيلاني

المتوفى سنة ٥٦١ هـ

Jild 1

وضع حواشيه

أبو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عويضة

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

اہل خبیثوں کی دجالیت

احناف پر مرجیہ ہونے کا جھوٹا الزام

غیر کے مقلد اندھی تقلید میں احناف پر مرجیہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور ثبوت میں غنیۃ الطالبین کا الحاق شدہ نسخہ لگاتے ہیں جبکہ غنیۃ الطالبین کا عربی نسخہ جو دار الکتب العلمیہ بیروت سے طبع ہوا ہے ص ۱۸۶ اسمیں فرقہ غسانیہ کا ذکر ہے

الغُنْيَة

لطالبي طريق الحق عز وجل

(في الأخلاق والتصوف والآداب الإسلامية)

تأليف

الشيخ عبد القادر بن أبي صالح الجيلاني

وضع حواشيه

أبو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عويضة

Jild 1 الجزء الأول

منشورات محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

١٨٦ ... وجل

وقال أبو ... فاسق

فى كذا وكذا ...

ـ وأما اليو... بالله

ورسله، وما ...

ـ وأما النج...

يقولون: ... له

والإقرار باللسـ...

ـ وأما الغ... دوث

الأشياء ضرو...

وفى حكاية زرقان أن غيلان يقول: بأن الإيمان هو الإقرار باللسان وهو التصديق.

ـ وأما الشبيبية: فهم أصحاب محمد بن شبيب.

زعموا أن الإيمان هو الإقرار بالله والمعرفة بوحدانيته ونفى التشبيه عنه.

وزعم محمد أن الإيمان كان فى إبليس، وإنما كفر لاستكباره.

ـ وأما الغسانية: فهم أصحـاب غسان الكوفى، زعم أن الإيمان هو المعـرفة والإقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما ذكره البُرْهُوتى فى كتاب الشجرة.

ـ وأما المعاذية: فمنسـوبة إلى معاذ الموصى، كان يقول: من ترك طاعة الله يقال له إنه فسق، ولا يقال فاسق، والفاسق ليس بعدو لله ولا ولى.

ـ وأما المريسية: فمنسوبة إلى بشر المريسى، يزعـمون أن الإيمان هو التصديق، وأن التصديق يكون بالقلب واللسان وإلى هذا كان يذهب ابن الراوندى.

وزعم أيضًا أن السجود للشمس ليس بكفر ولكنه أمارة الكفر.

(فصل):

ـ وأما الكرامية: فمنسـوبة إلى أبى عبد الله محـمد بن كرام، زعمـوا أن الإيمان هو الإقرار باللسان دون القلب، وأن المنافقين كانوا مؤمنين فى الحقيقة.

ومن قولهم إن الاستطاعة تتقدم الفعل مع وجود كونها مقـارنة له، بخلاف ما قال أهل السنة من أنها مع الفعل، ولا يجوز أن تتقدمه من غير شرط.

ومؤلفو كتبهم: أبو الحسين الصالحى، وابن الراوندى، ومحمد بن شبيب، والحسـين ابن محمد النجار.

ـ وأما الشبيبية: فهم أصحاب محمد بن شبيب.

زعموا أن الإيمان هو الإقرار بالله والمعرفة بوحدانيته ونفى التشبـ

وزعم محمد أن الإيمان كان فى إبليس، وإنما كفر لاستكباره.

ـ وأما الغسانية: فهم أصحـاب غسان الكوفى، زعم أن الإيمـا

ـ وأما المعاذية: فمنسوبة إلى معاذ الموصى، كان يقول: من ترك

فسق، ولا يقال فاسق، والفاسق ليس بعدو لله ولا ولى.

(غنیۃ الطالبین جسکے مترجم مبشر حُسین لاہوری وہابی صاحب ہیں ص۲۲۲) اسمیں بھی اس حقیقت کا اقرار کیا گیا ہے کہ غنیۃ الطالبین کے کئیں نسخوں میں حنفیہ لفظ ہی نہیں ملتا بلکہ غسانیہ فرقے کا ذکر ملتا ہے

تراویح 20 رکعات ہیں - غنیۃ الطالبین مترجم

غوث الاعظم vs فرقہ اہل خبیث

تراویح کی 20 رکعات ہیں ہر دو رکعت پر سلام پھیری جائے۔ بیس رکعات کے چار ترویحہ ہیں یعنی ہر چار رکعت کا ایک ترویحہ

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۹۳ مترجم مبشر حسین لاہوری فرقہ اہل حدیث

نہیں کرتے۔ یہ فرشتے رمضان المبارک کی راتوں میں اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر زمین پر اتر جاتے ہیں اور نمازیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اگر کوئی امتی انہیں چھولے یا ان فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ کسی کو چھولے تو وہ دائمی سعادت سے مستفید ہو جاتا ہے جس سے وہ کبھی محروم نہیں ہو سکتا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تو ہم اس سعادت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ آپ نے لوگوں کو باجماعت تراویح پر جمع کر کے اس سنت کو جاری کر دیا۔

حضرت علیؓ جب رمضان المبارک کی پہلی رات باہر نکل کر مساجد میں قرآن کی تلاوت سنتے تو فرماتے اللہ تعالیٰ عمرؓ کی قبر کو نور سے منور کر دے جس طرح انہوں نے اللہ کی مساجد کو قرآن مجید سے منور کیا۔

حضرت عثمانؓ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ حضرت علیؓ ایک دفعہ مساجد سے گزرے تو ان میں قندیلیں روشن تھیں یہ دیکھ کر آپ نے حضرت عمرؓ کے لیے مندرجہ بالا دعا فرمائی۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے گھر میں قندیل لٹکائے تو جب تک وہ قندیل جلتی رہے ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفاریؓ تراویح کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے تیئسویں (۲۳ویں) شب ہمیں نماز تراویح پڑھائی حتی کہ تہائی رات گذر گئی پھر آپ چوبیں کو تشریف نہ لائے بلکہ پچیسویں شب کو تشریف لائے اور نصف رات تک نماز پڑھائی' ہم نے کہا' کاش اگر آپ ساری رات نماز پڑھائیں تو کیا خوب لطف رہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص نماز کے اختتام تک امام کے ساتھ قیام کرے اسے ساری رات کے قیام کا ثواب نصیب ہو جاتا ہے پھر چھبیسویں شب آپؐ نے نماز نہیں پڑھائی پھر ستائیسویں شب آپؐ نے سب گھر والوں کو جمع فرمایا اور ہمیں رات بھر نماز پڑھاتے رہے حتی کہ ہمیں خدشہ لاحق ہو گیا کہ کہیں "فلاح" نہ فوت ہو جائے۔ پوچھا گیا "فلاح" کیا ہے فرمایا "سحری"۔[1043]

نماز تراویح کی جماعت: ❁ مستحب ہے کہ نماز تراویح باجماعت ہو اور قرأت جہری ہو کیونکہ آپؐ نے نماز تراویح اسی طرح پڑھائی تھی۔ جب رمضان کا چاند نظر آ جائے تو اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کر دی جائے کیونکہ وہ رمضان کی رات ہے۔ تراویح نماز عشاء کے فرض اور پھر دو سنتیں پڑھ کر ادا کرنی چاہیے کیونکہ سنت طریقہ یہی ہے۔ تراویح کی بیس (۲۰) رکعات ہیں ہر دو رکعت پر سلام پھیری جائے۔ بیس رکعات کے چار ترویحہ ہیں یعنی ہر چار رکعت کا ایک ترویحہ اس لیے کہ ہر ترویحہ کے بعد قدرے توقف کیا جاتا ہے۔ ہر دو رکعت کی اس طرح نیت کرے کہ میں مسنون تراویح کی دو رکعت نماز پڑھوں گا خواہ اکیلا پڑھے یا باجماعت ماہ رمضان کی پہلی رات کی پہلی رکعت میں سورت الفاتحہ کے ساتھ سورۃ العلق پڑھنا مستحب ہے کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور دوسرے ائمہ کے نزدیک نزول کے اعتبار سے سورت العلق قرآن کی پہلی سورت ہے۔ دوسری رکعت میں سورت البقرہ سے شروع کر دے۔ مستحب ہے کہ تراویح پڑھانے والا رمضان میں قرآن مکمل کرے تاکہ لوگ مکمل قرآن کی سماعت کر سکیں اور قرآن کے اوامر و نواہی' مواعظ اور توبیخات سے متنبہ ہو جائیں۔ مکمل رمضان میں صرف

[1043] ترمذی (۸۰۶) ابن ماجہ (۱۳۲۷) الکنز (۲۰۲۳۰) ابوداود (۱۳۷۵) نسائی (۱۳۶۷)
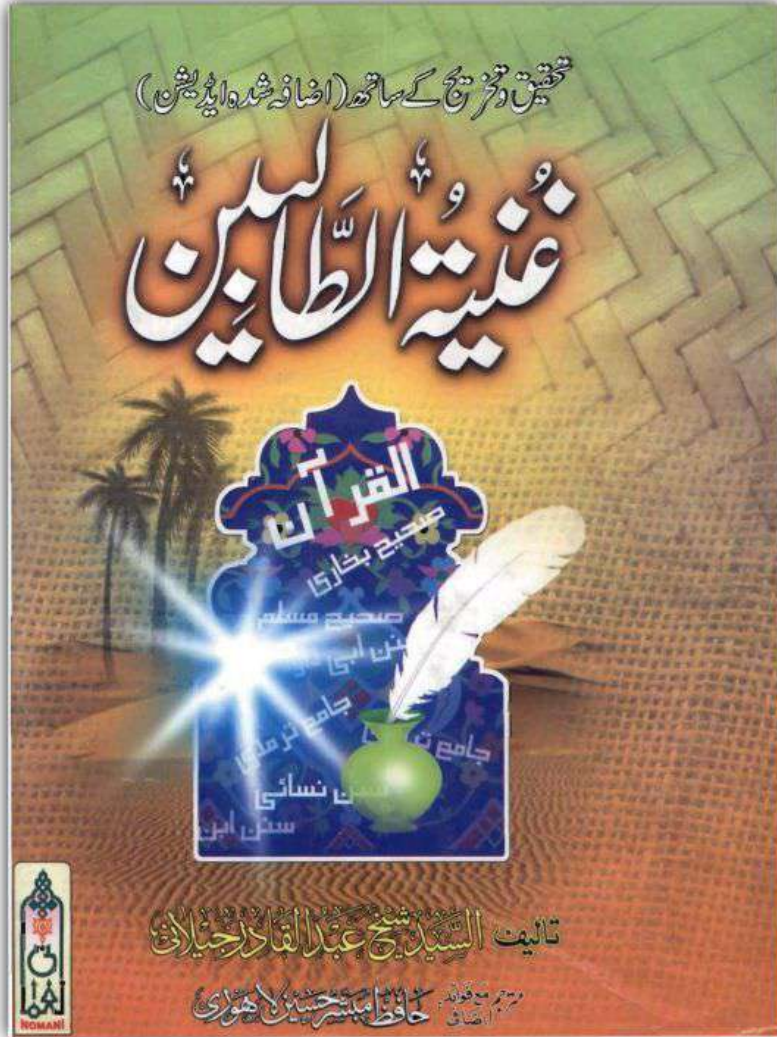
تراویح بیس رکعات ہیں - غنیۃ الطالبین ص ۲۶۸

شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تراویح بیس رکعات ہیں اور ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر دی جائے

الغُنْيَة

لِطَالِبِي طَرِيقِ الحَق
عزّ وجلّ

لِلإمام

عبد القادر بن موسى بن عبد الله الجيلاني

(٤٧٠ - ٥٦١ هـ)

طبعة جديدة مصحّحة ومفهرسة

قدّم لها وخرّج آياتها

محمّد خالد عمر

أعدّ فهارسها

رياض عبد الله عبد الهادي

الجزء الأول

دار إحياء التراث العربي

أمير المؤمنين قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إن لله تعالى حول العرش موضعاً يسمى حظيرة القدس وهي من النور، فيها ملائكة لا يحصي عددهم إلا الله عزّ وجل، يعبدون الله تعالى عبادة لا يفترون ساعة، فإذا كان ليالي شهر رمضان استأذنوا ربهم أن ينزلوا إلى الأرض، فيصلون مع بني آدم، فكلّ من مسهم من أمة محمد ﷺ أو مسوه سعد سعادة لا يشقى بعدها أبداً» فقال عمر رضي الله عنه إذ ذاك: نحن أحقّ بهذا، فجمع للتراويح وسنها وروي عن عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه أنه خرج في أول ليلة من شهر رمضان، فسمع القرآن في المساجد، فقال: نوّر الله قبر عمر كما نوّر مساجد الله بالقرآن. وكذلك يروى عن عثمان بن عفان رضي الله عنه. وفي لفظ آخر: إن علياً رضي الله عنه اجتاز بالمساجد وهي تزهر بالقناديل والناس يصلون التراويح، فقال: نوّر الله عزّ وجل على عمر قبره كما نوّر مساجدنا. روى عن النبيّ ﷺ أنه قال: «من علق في بيت من بيوت الله قنديلاً لم تزل الملائكة تستغفر له وتصلي عليه وهم سبعون ألف ملك حتى يطفأ ذلك القنديل». وعن أبي ذرّ الغفاري رضي الله عنه أنه قال: «صلينا مع رسول الله ﷺ، فلما كانت الليلة الثالثة والعشرون قام فصلى بنا حتى مضى ثلث الليل، ثم لما كانت الليلة الرابعة والعشرون لم يخرج إلينا، فلما كانت الليلة الخامسة والعشرون خرج وصلى بنا حتى مضى شطر الليل، فقلنا له: لو نفلتنا ليلتنا هذه لكان حسناً، فقال ﷺ: «إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة، ولم يصل بنا في الليلة السادسة والعشرين، فلما كانت الليلة السابعة والعشرون قام بنا وجمع أهله وصلى بنا حتى خشينا أن يفوتنا الفلاح، قيل: وما الفلاح؟ قال: السحور».

(فصل) ويستحبّ لها الجماعة والجهر بالقراءة، لأن النبيّ ﷺ صلاها كذلك في تلك الليالي، ويكون ابتداؤها في الليلة التي يسفر صباحها غرّة رمضان، لأنها ليلة من شهر رمضان، ولأن النبيّ ﷺ كذلك صلاها، ويكون فعلها بعد صلاة الفرض، وبعد ركعتين بتسليمة، لأن النبيّ ﷺ هكذا صلاها وهي عشرون ركعة يجلس عقب كل ركعتين، ويسلم فهي خمس ترويحات، كل أربعة منها ترويحة، وينوي في كل ركعتين: أصلي ركعتي التراويح المسنونة إذا كان فرداً، أو إذا كان إماماً، أو مأموماً. ويستحبّ أن يقرأ في الركعة الأولى منها في أول ليلة من شهر رمضان الفاتحة وسورة العلق، وهي اقرأ باسم ربك الذي خلق، لأنها أول سورة نزلت من القرآن عند إمامنا أحمد بن محمد بن حنبل رحمه الله، وكذلك عند جميع الأئمة رضوان الله عليهم، ثم يسجد في آخرها، ثم

نماز میں زبان سے نیت کرنا بہتر غنیۃ الطالبین

امام امامت سے پہلے دل سے امامت کی نیت کرلے **اگر زبان سے ادا کر دے تو زیادہ بہتر ہے۔** (غنیۃ الطالبین مترجم مبشر حسین لاہوری فرقہ اہل حدیث ص 535)

و ناپسند کا معیار خالص اللہ کے لیے ہو' اگر بلا دلیل' تعصب' ذاتی عداوت یا نفسانی خواہش کے تحت ہے تو اس کراہت و ناپسندیدگی کا اعتبار نہ کرے اور امام جاری رکھے البتہ اگر اس عمل سے جماعت میں فساد کا اندیشہ ہے تو امامت سے دستبردار ہو جائے حتی کہ جماعت میں صلح ہو جائے اور وہ اس کی امامت پر راضی ہو جائیں۔ امام بہت جھگڑالو' قسمیں اٹھانے والا اور طعن و تشنیع کرنے والا نہ ہو۔ برائیوں اور تہمتوں سے دور رہے' صلحاء سے محبت اور مجلس رکھے' جو شر پسندوں کو پسند کرے وہ امام نہ بنے اسی طرح گناہ اور گناہ گاروں کو پسند کرنے والا' رئیسوں کو پسند کرنے والا بھی امامت کے لائق نہیں۔ امام کو لوگوں کی ایذاء پر صبر کرتے ہوئے لوگوں سے محبت قائم رکھنی چاہیے' ان کی ہمدردی میں مخلص ہونا چاہئے' اہل امامت کے مقابلے میں امامت پر جھگڑا نہ کرے۔ سلف صالحین امامت کو پسند نہیں کرتے تھے اور اپنے سے کم درجہ والے کو آگے کر دیتے تھے تاکہ اس ذمہ داری سے خلاصی رہے۔ اگر صاحب اقتدار موجود ہے تو اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے' اسی طرح اس کے حکم کے بغیر امامت نہ چھوڑے' اگر امام کسی چھوٹے یا بڑے قبیلے کے ہاں موجود ہے تو ان کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے' اسی طرح اگر کسی قافلے میں یا اجتماع میں ہے تو ان لوگوں کی اجازت کے بغیر امام نہ بنے' امام لمبی نماز نہ پڑھائے بلکہ ہلکی اور مکمل نماز پڑھائے جیسا کہ ابو ہریرہؓ حدیث نبویؐ بیان کرتے ہیں: تم میں سے کوئی امام ہو تو اسے ہلکی نماز پڑھانی چاہیے کیونکہ اس کے پیچھے چھوٹے' بڑے' ضرورت مند اور ہر طرح کے لوگ کھڑے ہوتے ہیں البتہ اپنی ذاتی (منفرد) نماز کو جتنا طویل چاہے پڑھتا رہے' ابو واقد فرماتے ہیں: نبیؐ لوگوں کو ہمیشہ مختصر نماز پڑھایا کرتے تھے۔[1552]

امامت کی نیت: امام امامت سے پہلے دل سے امامت کی نیت کرلے اگر زبان سے ادا کر دے تو زیادہ بہتر ہے۔ جماعت سے پہلے دائیں بائیں دیکھ کر صفیں سیدھی کروالے اور کہے' برابر مل جاؤ' تم پر رحمت باری نازل ہو' صفیں سیدھی کرلو' درمیانی خلا پر کرلو' کندھے ملا لو' کندھے آگے پیچھے ہوں گے تو صفیں ٹیڑھی ہوں گی' اس سے شیطان موقع پا لیتا ہے اور لوگوں کے ساتھ صفوں میں گھس جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے: کندھے ملا لو' صفیں سیدھی کرلو' خلا پر کرلو تاکہ تمہارے درمیان بکری کے بچے کی طرح شیطان نہ گھس جائیں۔ نبیؐ جماعت سے پہلے دائیں بائیں ہو کر صفیں سیدھے کراتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جدا جدا ہو کر کھڑے نہ ہوا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھی جدائی ڈال دیں گے۔[1553] ایک دن آپ نے دیکھا کہ ایک شخص صف سے کچھ آگے سینہ تانے کھڑا ہے تو فرمایا' صف سیدھی کرلو ورنہ تمہارے دلوں میں اللہ اختلاف پیدا کر دیں گے۔[1554]

سالم بن ابی الجعد از نعمان بن بشیر: حدیث نبویؐ ہے: اپنی صفیں سیدھی کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف

۱۵۵۲ احمد ۳/۱۰۰

۱۵۵۳ ابوداؤد (۶۷۵) ابن ماجہ (۹۷۶)

۱۵۵۴ بخاری ۱/۱۸۴ - احمد ۴/۲۷۱

نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں - غنیۃ الطالبین

ھیئات نماز :

دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھتے ہوئے ناف کے اوپر باندھنا

غنیۃ الطالبین ص 61 مترجم مبشر لاہوری فرقہ اہل حدیث

اطلاع - دیکھا جا سکتا ہے کہ یہاں ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے ناف "سے" اوپر باندھنے کا نہیں

(۵) فاتحہ کے علاوہ سورت کا پڑھنا (۶) قومہ میں سمع اللہ۔۔ کے بعد ملءُ السمٰوٰت۔۔۔ دعا کا پڑھنا (۷) رکوع وسجود میں ایک سے زیادہ تسبیحات پڑھنا (۸) رب اغفرلی پڑھنا (۹) دو روایتوں میں سے ایک روایت کے مطابق ناک پر سجدہ کرنا (۱۰) دو سجدوں کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا (جلسہ استراحت) (۱۱) اس دعا کے ساتھ چار چیزوں سے پناہ مانگنا (اے اللہ! میں تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی وموت کے فتنے سے (۱۲) آخری تشہد میں درود وسلام کے بعد مسنون دعائیں مانگنا (۱۳) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) ضعیف روایت کے مطابق دوسری جانب سلام پھیرنا۔

ھیئات نماز: ۞ نماز میں پچیس ھیئات (حالتیں) ہیں (۱) نماز شروع کرتے وقت رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا' رفع یدین کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کندھے کے برابر اٹھائے جائیں' دونوں انگوٹھے کانوں کی لوتک اور انگلیوں کے پورے کانوں کے بالائی حصے تک بلند ہوں' یہاں تک ہاتھ اٹھانے کے بعد انہیں نیچے چھوڑ دیا جائے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھتے ہوئے ناف کے اوپر باندھنا[۲۵] نظر سجدے کی جگہ پر رکھنا' قرأت اور امین کو اونچی کہنا (جہری نمازوں میں) اور انہیں آہستہ کہنا (سری نمازوں میں) رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا' پشت کو ہموار کھینچ کر رکھنا' رکوع میں بازو پہلو سے دور رکھنا۔

سجدہ کرتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھنا[۲۶] پیٹ رانوں سے دور رکھنا' رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھنا[۲۷] گھٹنے کو گھٹنے سے جدا رکھنا' (سجدے میں) ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھنا' دو سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں پاؤں بچھا کر بیٹھنا' دوسرے تشہد میں سرین پر بیٹھنا' دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر مٹھی باندھ کر رکھنا اس طرح کہ شہادت والی انگلی سے اشارہ ہو اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا ہو' بایاں ہاتھ کھول کر بائیں ران پر رکھا جائے۔[۲۸]

---

[۲۵] عین ناف پر یا اس سے نیچے ہاتھ باندھنے کی روایتیں ضعیف' ناقابل حجت ہیں جب کہ ناف سے اوپر یعنی سینے پر ہاتھ باندھنے والی روایات قوی اور راجح ہیں۔ دیکھئے: ابوداؤد/۱ ۱۶۸- مسند احمد/۴ ۳۱۸ (۲۲۶/۵) ابن خزیمہ (۴۷۹) شرح مسلم للنووی (۱۱۵/۴)

[۲۶] سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھنے والی روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۲/ ۳۲۹ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت قوی اور راجح ہے اس میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔ نسائی ۲/ ۲۰۷- احمد ۲/ ۳۸۱- ابوداؤد/۱ ۳۵۵ ہاتھ پہلے رکھنے کے ثبوت کی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے المحلی لابن حزم ۴/ ۱۲۹

[۲۷] حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ سجدے میں پیٹ کو اٹھا کر (رانوں سے الگ) رکھتے اور اپنی پیٹھ (پنڈلیوں سے) اٹھا کر رکھتے۔ ابوداؤد/۱ ۳۰۶۔ ابوحمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ درمیانے تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور آخر تشہد میں تورک کرتے یعنی بایاں پاؤں بچھا کر سرین پر تکیہ کر کے بیٹھتے۔ ابوداؤد/۱ ۱۶۸- ابن ماجہ/۱ ۳۳۸- بخاری/۱ ۲۱۰

[۲۸] نبیؐ حالت تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے چھنگلی اور ساتھ والی انگلی بند کر لیتے' انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا لیتے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ (حرکت) کرتے۔ مسلم (۱۱۳)

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا جائز غنیۃ الطالبین

شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ **غنیۃ الطالبین صفحہ 954**

نفع اٹھانے والا شخص وہ ہے جس نے نماز فرض کے بعد فراغت حاصل کر کے دعاء کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ اھائے اور خاسر وہ ہے جو مسجد سے بلاد عا نکل گیا

اللهم ربنا انا نسألك ان تأتينا حسنة في الدنيا وحسنة
في الآخرة وان توفنا مسلمين برحمتك وقنا عذاب النار وعذاب
القبر يا ارحم الراحمين ويا رب العالمين فالدعاء مأمور به وهو
عند الله بمكان وقد بينا ذلك في اثناء الكتب فلا ينبغي للامام
والمأموم ان يخرجا من المسجد من غير دعاء قال الله تعالى فاذا
فرغت فانصب والى ربك فارغب اي اذا فرغت من العبادة
فانصب في الدعاء وارغب فيما عند الله واطلبه منه وقد
جاء في الحديث عن انس بن مالك رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
اذا قام الامام في محرابه وتواترت الصفوف نزلت الرحمة فاول
ذلك تصيب الامام ثم من عن يمينه ثم من عن يساره ثم
تتفرق الرحمة على الجماعة ثم ينادي ملك ربح فلان وخسر
فلان فالرابح من يرفع يديه بالدعاء الى الله تعالى اذا فرغ
من صلاته المكتوبة والخاسر هو الذي خرج من المسجد بلا دعاء
فاذا خرج بلا دعاء قالت الملائكة يا فلان استغنيت عن الله
تعالى ما لك عند الله حاجة فصل فاما دعاء ختم القرآن

بعد وفات یا رسول اللہ کہہ کر نبیؐ کا وسیلہ غنیۃ الطالبین

زائر قبر شریف پر یوں دعا کرے اے خدا میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ نبی پاک علیہ السلام جو نبی رحمت ہے یا رسول اللہ میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے ساتھ اپنے رب کی طرف تاکہ وہ میرے گناہ بخشے (غنیۃ الطالبین ص 33)

اولیاء اللہ بندوں کے نگہبان غنیۃ الطالبین

غوث پاک خدا کے مقبولین کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ **غنیۃ الطالبین صفحہ977**

وہ شخص اللہ تعالیٰ کے امینوں میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے گواہوں سے۔ اور اس کے اوتاد سے اور اسکے بندوں اور شہروں اور دوستوں یا ان کا نگہبان ہو جاتا ہے

اوتاد : اولیا اللہ کا ایک خاص طبقہ جنھیں کائنات عالم کے انتظام باطنی میں دخل ہے

977

اللہ ویسکن الی اللہ وینام مع طاعۃ اللہ وذکر اللہ فی کلائۃ اللہ
وحرز اللہ فیکون من امناء اللہ وشہدائہ واوتاد ارضہ ویحن
عبادہ وبلادہ واحبائہ واخلائہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاکیا عن اللہ
تعالی لا یزال العبد المؤمن یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ
کنت سمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ ورجلہ وفؤادہ فبی یسمع وبی
یبصر وبی ینطق وبی یعقل وبی یبطش الحدیث فہذا عبد حمل
عقلہ العقل الاکبر وسکنت حرکاتہ الشہوانیۃ لقبضۃ الحق
عز وجل فصار قلبہ خزانۃ اللہ عز وجل فہذا ہو مراد اللہ تعالی لان
اردت ان تعرفہ یا عبد اللہ وقد قال من تقدم من عباد اللہ عز
وجل ان المرید والمراد واحد اذ لو لم یکن مراد اللہ عز وجل بان
یرید لم یکن مریدا ولا یکون الا ما اراد لانہ اذا ارادہ الحق
بالخصوصیۃ وفقہ بالارادۃ وقال آخرون المرید المبتدی و
المراد المنتہی المرید الذی نصب بعین التعب الذی فی مقاساۃ
المشاق والمراد الذی لقی الامر من غیر مشقۃ المرید متعب و
المراد مرفوق بہ حرکۃ فالاغلب فی حق القاصدین المبتدئین

جزء 1

ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه

غنیۃ الطالبین

از شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی

بلفظ یا مخاطب کر کے سلام کہنا درست غنیۃ الطالبین

غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کہے

السلام علیکا یا صاحبی رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا ابابکر الصدیق السلام علیک یا عمر الفاروق (غنیۃ الطالبین ص34)

٣٤

اهل شفاعته ثم يتقدم عن يمينه ثم يقول السلام عليكما
يا صاحبي رسول الله ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا ابا بكر
الصديق السلام عليك يا عمر الفاروق اللهم اجز عنا عن نبيهما
وعن الاسلام خيرا واغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان
ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رءوف رحيم ثم
يصلي ركعتين ويجلس ويستحب ان يصلي بين القبر والمنبر في
الروضة وان احب ان يتمسح بالمنبر تبركا به والصلوة بمسجد
قبا وان يأتي قبور الشهداء والزيارة لهم
هناك ثم اذا اراد الخروج من المدينة اتى مسجد النبي صلى الله
عليه وسلم تقدم الى القبر وسلم على رسول الله صلى الله عليه و
سلم فعل كما فعل اولا وودعه وسلم على صاحبيه كذلك ثم قال
اللهم لا تجعل آخر العهد من نبيك بزيارة قبر نبيك واذا توفيتني فتوفني
على محبته وسنته امين يا ارحم الراحمين كتاب الآداب
فصل الابتداء بالسلام سنة ورده الذي من ابتدأ به وهو
مخير في صفته انما ان يدخل الالف واللام فيقول السلام عليكم

نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کیا غنیۃ الطالبین

شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ — غنیۃ الطالبین صفحہ 159

اور ہم اس پہ ایمان رکھتے ہیں کہ آقا ﷺ نے شب معراج اللہ عزوجل کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا نہ کہ دل سے اور نہ ہی خواب میں۔

١٥٩

انّ الرجل ليعمل عمل اهل الجنة وانّه لمكتوب في الكتاب انّه من
اهل النار فاذا كان عند موته تحوّل فيعمل عمل اهل النار فمات فدخل
النار وانّ الرجل ليعمل بعمل النار وانّه لمكتوب في الكتاب انّه
من اهل الجنة فاذا كان قبل موته عمل بعمل اهل الجنة فمات فدخل
الجنة وعن عبد الرحمن السلمي عن علي ابن ابي طالب رض قال بينما
نحن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ينكت في الارض اذ رفع راسه فقال
ما من احد الّا وقد علم مقعده في النار او مقعده في الجنة فقالوا
افلا نتكل قال صلى الله عليه وسلم اعملوا فكل ميسر لما خلق له وعن سالم بن
عبد الله عن ابيه رض قال لما عمر بن الخطاب قال يا رسول الله ارايت
ما نعمل فيه امر قد فرغ منه او شيئ مبتدع او مبتدء قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فرغ منه قال افلا نتكل قال عليه السلام اعمل
يا ابن الخطاب فكل ميسر لما خلق له فمن كان من اهل السعادة
فيعمل للسعادة ومن كان من اهل الشقاوة فيعمل للشقاوة ونؤمن
بانّ النبي صلى الله عليه وسلم راى ربّه عزّ وجلّ ليلة الاسراء بعينه
براسه لا بفؤاده ولا في المنام لما روى جابر بن عبد الله رض قال

جزء 1

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

غنية الطالبين

قرآنی تعویذ جائز ہے - غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۹،۱۸۸
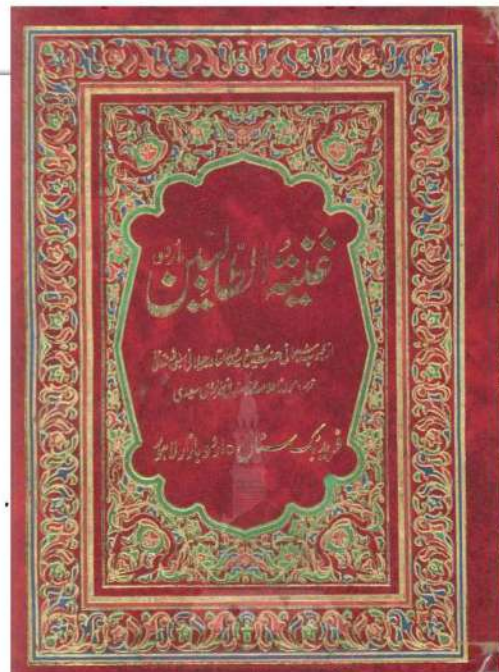
اختیار کرنا مستحب ہے ...

مسلمانوں کے لیے رحمت کی دعا مانگنا

اللہ تعالیٰ کی تجھ پر رحمت ہو اور فلاں بن فلاں پر ...
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمر رضی اللہ ...
تیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " الل...
رحم فرما۔

غیر مسلم سے مصافحہ کرنا

ذمی کتابی سے ہاتھ ...
ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ...

آداب دعا

دعا کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو ...
درود شریف بھیجے اور پھر اپنی حاجت کو سوال کرے ... وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے اور جب فارغ
ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو چہرے پر ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ہاتھوں کے
اندرونی حصے کے ساتھ دعا مانگو۔

قرآن کے ساتھ تعوذ

قرآن پاک کے ساتھ پناہ مانگنا جائز ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ شیطان مردود
سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " قل اعوذ برب الفلق " آپ فرما دیجئے
میں صبح کے رب کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں " اور " قل اعوذ برب الناس " میں لوگوں کے رب کے
ساتھ پناہ چاہتا ہوں ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے جب آپ کو کوئی درد پہنچتا
تو آپ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتے۔ نیز آپ ان کلمات کے ساتھ
پناہ مانگا کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

میں اللہ تعالیٰ کی ذات کریمہ کے ساتھ اور ان پورے کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کی شر سے پناہ چاہتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا اور ہر اس چیز کے شر سے جو میرے رب کی قدرت میں ہے۔

اسی طرح قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دم کرنا بھی جائز ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور ہم قرآن سے وہ چیز اتارتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ

اور ہم نے یہ کتاب اتاری یہ بابرکت ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
نظر کے لیے دم کرو اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر اس سے آگے بڑھ جاتی ——— یہ
بات آپ نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں فرمائی۔

بخار کے لیے تعویذ

بخار والے کے لیے تعویذ لکھ کر اس کے گلے میں ڈالا جائے حضرت امام احمد بن
حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا " مجھے بخار ہو گیا تو میرے لیے اس طرح تعویذ لکھا گیا "

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اِشْفِ صَاحِبَ هٰذَا

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ سے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اے
آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی
بن جا اور ان (کفار) نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے ساتھ مکر و فریب کا ارادہ کیا پس ہم نے انکو
نقصان اٹھانے والوں میں کر دیا۔ یا اللہ حضرت

ف تعویذ لکھنا اور دم کرنا، اسباب میں سے ایک سبب ہے جس طرح ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کراتے وقت مسلمان اپنے
اس عقیدے پر قائم ہوتا ہے کہ شفا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے دوائی یا علاج محض اس کا سبب ہے اسی طرح تعویذ باندھنا
اور دم کرنا بھی ایک سبب اختیار کرنا ہے۔ اسے ناجائز یا شرک کہنا جہالت ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔